© rasailojaraid.com

بار مذکور رقمطراز ہے :

" تہران میں جہاں پانچ لاکھ سنی مسلمان آباد ہیں وہاں انہیں آج تک اپنی مسجد تعمیر کرنے کی اجازت نہیں ملی ہے جبکہ وہاں عیسائیوں کے ۱۲ گرجے، ہندوؤں کے دو مندر، سکھوں کے تین گردوارے، یہودیوں کے دو عبادت خانے اور آتش پرستوں کے ۱۲ آتش کدے موجود ہیں ۔"

ہے۔ بعد ندائے ملت آگے چل کر لکھتا ہے :

" شاہ کے زمانے میں عیدین کی نماز تہران کے سنی مسلمان ایک پارک میں پڑھتے تھے، لیکن جب سے مذہبی حکومت قائم ہوئی ہے عید کے دن اس پارک پر مسلح افواج کا پہرہ بٹھا دیا گیا اور اس میں نماز پڑھنے سے روک دیا گیا ۔" اسی طرح جمعہ کی نماز کے لئے مذہبی حکومت سنیوں کو مجبور کرتی ہے کہ وہ تہران یونیورسٹی کے میدان میں شیعہ امام کی اقتدا میں جمعہ کی نماز پڑھیں۔ اس کے باوجود سنی حضرات وہاں نماز نہیں پڑھتے بلکہ پاکستانی سفارتخانے میں نماز جمعہ ادا کرتے ہیں ۔"

ائے ملت یہ بھی لکھتا ہے کہ :

" ایران کے سنی مسلمان اپنی مذہبی تبلیغ اور اشاعت اور اپنی اجتماعی فلاح و بہبود کے لئے نہ کوئی جلسہ کر سکتے ہیں اور نہ کوئی تنظیم قائم کر سکتے ہیں۔ پچھلے دنوں شورائے مرکزی اہل سنت کے نام سے سنیوں نے ایک تنظیم بھی قائم کی تھی تو اسے وہاں کی مذہبی حکومت نے خلاف قانون قرار دے دیا ۔" آگے چل کر اس مضمون میں جس کا عنوان " ایران میں مذہبی تنگ نظری " ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ خوزستان صوبے میں جہاں ۹۵ فیصدی سنی مسلمان آباد ہیں وہاں کے سرکاری اسکولوں میں ابھی پانچ سو اساتذہ مقرر کئے گئے ہیں جن میں صرف ۳۶ اساتذہ سنی اور باقی ۴۶۴ اساتذہ شیعہ ہیں۔ ایسا اس لئے کیا جا رہا ہے کہ سنی بچوں کو شیعہ مذہب میں آسانی سے تبدیل کیا جا سکے ۔

ایک افریقی ملک ایتھوپیا میں لاکھوں افراد بھوک کے ہاتھوں موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں ، ستیاں اجڑ گئی ہیں جانور ہلاک ہو گئے ہیں درخت جل گئے ہیں اور کھیتیاں بھسم ہو کر رہ گئی ہیں۔ ہر طرف مٹی

© rasailojaraid.com